حصہ (دوم)

Q. No. 2 a. (i) ترجمہ: سوال نمبر 2 (الف) (i)

" اے ایمان والو! جب بھی تمہارے پاس
فاسق شخص کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لو، پہ نہ
ہو کہ تم لاعلمی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو اور بعد
میں اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔ "

Q. No. 2 a. (ii) ترجمہ: سوال نمبر 2 (الف) (ii)

"نیکی بس یہی نہیں کہ تم (نماز میں) اپنے چہرے
پھیر لو مشرق اور مغرب کی طرف بلکہ نیکی
تو اس کی ہے جو ایمان لایا اللہ اور آخرت
کے دن پر"

Q. No. 2 b. (i) مفہوم : (اللہ کی راہ میں خرچ کرنا) سوال نمبر2(ب) (i)

اس آیت کریمہ میں بڑے مؤثر انداز میں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد کسی کو ایذا نہیں پہنچاتے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، قیامت کے دن نہ تو یہ لوگ غمگین ہونگے اور نہ ہی انکو کوئی خوف ہوگا۔

حصہ (دوم)

Q. No. 2 b.(ii) مفہوم: (انصاف قائم کرنے کی ترغیب) سوال نمبر 2 (ب) (II)

اس آیت میں مسلمانوں کو اللہ کی رضا کیلئے سچی شہادت اور انصاف کی بات کہنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ اللہ نے مومنوں کو حکم دیا کہ سچی گواہی دو خواہ تم اپنے والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی گواہی دے رہے ہو۔ ہر حالت میں انصاف پر قائم رہو۔

Q. No. 2 c.(i) **قتلِ عمد کی سزا:** سوال نمبر 2 (ج) (i)

سورۃ النساء میں قتلِ عمد کی وعید سزا بیان ہوئی ہے جو کافروں کیلئے ہے۔ مسلمان بھائی کو جان بوجھ کر قتل کرنے والا ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب نازل ہوگا۔

Q. No. 2 c. (ii) حلفُ الفضول کے بارے میں ارشاد: سوال نمبر2 (ج) (ii)

آپ نے فرمایا:

"اگر اُس معاہدے کے بدلے کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو میں
نہ لیتا اور اگر آج بھی کوئی ایسے معاہدے کیلئے بلائے تو میں حاضر ہوں۔"

Q. No. 2 c. (iii) سمگلنگ : سوال نمبر 2 (ج) (iii)

سمگلنگ رزق کمانے کے ناجائز ذرائع میں سے ایک ہے۔ سمگلر غدارِ وطن ہے اور وہ ملک کا سازوسامان ناجائز دولت کی خاطر خفیہ طریقے سے دوسرے ممالک تک پہنچاتا ہے

Q. No. 2 c. (iv) ## میثاقِ مدینہ کی شرائط: (iv) (ج) سوال نمبر 2

i۔ ریاستِ مدینہ میں اللہ کے قانون کو سب پر بالادستی حاصل ہوگی۔

ii۔ یہود اور مسلمانوں میں سے کوئی بھی قریش کو پناہ نہ دے گا۔

Q. No. 2 c. (v) **جملہ فعلیہ:** (v) (ج) سوال نمبر 2

وہ جملہ جسکا پہلا جزو فعل ہو "جملہ فعلیہ" کہلاتا ہے۔

مثلاً: ذَهَبَ زَيْدٌ (زید چلا گیا) ، جَاءَ حَقٌّ (حق آگیا)

وغیرہ۔

Q. No. 2 d. سوال نمبر2(د)

ترجمہ:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کھایا اور بڑوں کا احترام نہیں کیا۔"

آدابِ معاشرت کا ذریں اصول:

اس حدیث میں آدابِ معاشرت کا ایک ذریں اصول بتایا گیا ہے کہ چھوٹوں پر رحم کیا جائے اور بڑوں کا احترام کیا جائے۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں بڑوں کا احترام:

آپ ﷺ سے بڑھ کر اور کون ہے؟ آپ ﷺ کی مجلس میں جب بھی کسی قوم کا سردار آتا تو آپ ﷺ اسے اس کے مقام کے مطابق جگہ دیتے۔

"بڑے شخص کا احترام اللہ کی بزرگی کا اعتراف ہے"

بچوں پر شفقت:

آپ ﷺ بچوں پر حد درجہ مہربان تھے۔ اپنی گود میں اٹھا کر انہیں بوسہ دیتے۔ سواری پر آتے وقت انہیں آگے پیچھے بٹھا لیتے۔ گلی میں چلتے وقت اگر بچے آپ ﷺ سے لپٹ جاتے تو آپ ﷺ رک کر انہیں پیار کرتے۔

"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

اس حدیث کی روشنی میں ہمارے بوڑھوں اور نوجوانوں کو اپنے کردار کا جائزہ لینا چاہیے۔

عملی زندگی سے تعلق:

اس حدیث کے پیش نظر ہمیں بڑوں کا ادب کرنا چاہیے اور چھوٹوں پر رحم کرنا چاہیے تاکہ معاشرے میں امن و امان کی فضا پروان چڑھ سکے اور آپس میں محبت پیدا ہو۔

سوال نمبر2(ہ) Q. No. 2 e.

مرکب توصیفی:

وہ مرکب ناقص جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے "مرکب اضافی" کہلاتا ہے۔

• **مثلاً:**

رِجَالٌ صَادِقُوْنَ (سچے مرد)، نِسَاءٌ عَابِدَاتٌ (عبادت گزار عورتیں)، بُسْتَانٌ جَمِیْلٌ (خوبصورت باغ) وغیرہ۔

• **اہم باتیں:**

⇐ عربی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے۔

⇐ صفت موصوف سے واحد، جمع، تثنیہ، مذکر، مونث اور تعریف و تنکیر میں مطابقت رکھتی ہے۔

⇐ عربی میں موصوف پر پیش پڑھی جاتی ہے۔

جہاد:

❖ **مفہوم:**

جہاد عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "کسی کام کیلئے کوشش کرنا" اصطلاحِ شریعت میں اللہ کے دین کا بول بالا کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا جہاد ہے۔

★ **صورتیں:**

جہاد کی تین صورتیں ہیں: (1) دشمنانِ دین کے خلاف جہاد، (2) شیطانی وسوسوں کے خلاف جہاد، (3) نفس کی بری خواہشات کے خلاف جہاد۔

❖ **فضیلت جہاد:**

★ **احادیث میں:**

1- "جہاد میں تمہاری شرکت اپنے اہل وعیال میں رہ کر ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ افضل ہے۔"

2- "جس نے نہ کبھی جہاد کیا اور نہ ہی اسکے دل میں شوق پیدا ہوا اور وہ اسی حالت میں مر گیا تو وہ نفاق کی موت مرا۔"

★ **قرآن میں:**

"جو لوگ اللہ کی راہ میں جان قربان کرتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں مگر تم ان کی زندگی کو سمجھ نہیں سکتے۔"

❖ **جہاد کی اقسام:**

1 جہاد بالنفس:

یعنی "جان سے جہاد کرنا" ان کو دو قسم کے حالات پیش آتے ہیں،

1- جب وہ دشمن کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں اور دشمن انہیں راہِ حق سے مٹانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور ان

 پر ظلم وجبر کرتا ہے۔ دشمن انہیں طرح
طرح کی آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے مگر وہ تمام مشکل برداشت کر کے
اللہ کی رضا حاصل کر لیتے ہیں۔

iii۔ دوسرے قسم کے حالات پیش آتے ہیں جو وہ طاقتور ہوتے
ہیں اور دشمن انہیں صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے میدانِ جنگ
کے علاوہ کوئی صورت باقی نہیں چھوڑتا۔ ایسے ہی حالات میں
جنگ کی اجازت ہوتی ہے اور ایسے ہی حالات میں سرحدوں پر
ایک رات گزارنا ہزاروں روزوں اور نمازوں سے افضل ہوتا ہے۔

2۔ جہاد بالمال:

یعنی "مال سے جہاد کرنا"۔ دنیا کا کوئی کام پیسے کے بغیر نہیں
چلتا اسلام جس کا مشن پوری دنیا میں اللہ کے دین کا بول بالا
کرنا ہے جانی و مالی قربانی کے بغیر کیسے چل سکتا ہے؟ صحابہ کرام نے بھی
اس سلسلے میں بے مثال روایات قائم کیں۔ جنگ کے موقع پر گھر کا سارا سامان،
آدھا مال اور خاصا مال اللہ کی راہ میں دینا صحابہؓ کے حصے میں آیا ہے۔

❖ قتال فی سبیل اللہ کی اجازت:

درج ذیل میں سے کسی ایک کی موجودگی پر جہاد کی اجازت ہے:

i۔ دشمن اسلامی ملک پر حملہ آور ہو۔

ii۔ دشمن مسلمانوں کو ناحق قتل کرے۔

iii۔ دشمن اپنے ملک میں مسلمانوں پر ظلم کرے اور دین پر
پابندیاں عائد کرے۔

iv۔ دشمن شکستِ عہد کا مرتکب ہو مگر غداری کرے۔

v۔ فسادی دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ ہو۔

اعلانِ جنگ ہوتے ہی ہر مسلمان عاقل بالغ جو تندرست
ہو پر جنگ میں شریک ہونا ضروری ہوتا ہے۔

عقیدہ ختمِ نبوت :

قرآن میں:

"نہیں ہیں محمدؐ تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔"

سلسلۂ نبوت:

اللہ نے دنیا میں بے شمار نبی اور رسول بھیجے نبوت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدمؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک پہنچتا ہے حضرت محمدؐ پر ختم ہوتا ہے۔ سابقہ انبیاء کرامؑ نے عالمگیر دعوت کا دعویٰ نہ کیا تھا اور وہ خاص وقت اور جگہ کیلئے تھے۔ لیکن آپؐ نے عالمگیر دعوت کا اعلان کیا اور آپؐ کی مخاطب پوری دنیا تھی آپؐ پوری دنیا کیلئے "بشیر" اور "نذیر" بن کر تشریف لائے اور سب تک پیغامِ حق پہنچایا آپؐ پر نازل ہونے والی کتاب بھی آخری تھی اس لیے آپؐ "خاتم النبیین" ٹھہرے۔

خاتم کا معنی و مفہوم:

عربی زبان میں خاتم اس "مہر" کو کہا جاتا ہے جسے لفافے پر اس وقت لگایا جاتا ہے جب اس میں مزید کمی بیشی نہ کی جاسکے۔ بس آپؐ خاتم ٹھہرے آپؐ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ ہی کوئی رسول۔ آپؐ نے نبوت و رسالت کا جو پیغام کتاب و سنت کی صورت میں باقی چھوڑا وہ ہر لحاظ سے مکمل ہے اب قیامت تک اسی سے ہدایت حاصل کرنا ہوگی۔

ختمِ نبوت حدیث میں:

ختمِ نبوت وہ حقیقت ہے جس پر آپؐ نے ان

الفاظ میں گواہی دی:

"میرے اور دوسرے انبیاءؑ کی مثال اس گھر کی سی ہے جیسے کسی نے بنا کر خوب مزین کیا ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ باقی چھوڑ دی پس میں ہی قصرِ نبوت کی وہ آخری اینٹ ہوں سن لو! میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔"

• اللہ نے قرآن میں دین کی تکمیل کے بارے میں فرمایا:

"آج کے دن میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارا دین مکمل کر دیا اور تمہارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔"

اللہ کا قانون:

اللہ کا قانون ہے کہ جس شے کی ضرورت باقی نہ ہو اسے مٹا دیا جاتا ہے اور جس کی ضرورت باقی ہو اسے مٹنے سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ دیگر تمام انبیاء کرامؑ کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں لیکن شریعت محمدی کو مٹنے سے محفوظ رکھا گیا۔ سابقہ آسمانی کتابوں کی تعلیمات یا تو مٹ گئیں یا ان میں اس قدر ردوبدل ہوا کہ وہ اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں۔ قرآن مجید کو ردوبدل سے محفوظ رکھا گیا اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے اٹھایا ہے۔ قرآن کریم کا ایک ایک حرف اسی طرح موجود ہے جس طرح نازل ہوا تھا۔

• آپؐ نے فرمایا:

"میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔"

عفت وحیاء

• عفت وحیا کا مفہوم:

اللہ نے انسان کے اندر پیدائش وافزائش نسل کیلئے کچھ جذبات رکھے ہیں اور وحی کے ذریعے جائز ناجائز میں فرق بھی بتا دیا ہے۔ جب کوئی شخص ایسا کرتا ہے کہ اپنے جذبات کو عقل ودین کے ماتحت رکھ کر زندگی بسر کرتا ہے تو اسے "عفت والا" کہتے ہیں ناشائستہ کاموں سے خوفِ خدا کے جذبے کے تحت گریز کرنے والے کو "حیادار" کہتے ہیں۔

• اسلام کا اخلاق اور حیا:

حیا کو اسلام میں روح رواں اور جان کی حیثیت حاصل ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

> "ہر دین کیلئے کچھ اخلاق ہیں اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔"

ایسا شخص جو کوئی ایسا کام انجام دے رہا ہے جو اسکی شایانِ شان نہیں اور اس کے چہرے پر سرخی آجائے تو سمجھو اسکا ضمیر زندہ ہے جبکہ بلاوجہ گناہ کرنے والے میں حیا موجود نہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

> "جب تجھ میں حیا نہ ہو تو پھر جو جی چاہے کر۔"

• حیا جزوِ ایمان:

بلاوجہ حقیر چیزوں میں پڑنا حیا کے فقدان سے ہوتا ہے اور ایمان کے فقدان کی دلیل ہے۔ حیا کو گم کر دینے والا شخص ایک وحشی درندہ بن جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

> "حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔"

ایک اور جگہ فرمایا:

> "حیا جس چیز کے ساتھ ملتی ہے اسے زینت دے

دیتی ہے اور ظلم جس چیز کے ساتھ لگتا ہے اسے عیب دار کر دیتا ہے۔"

• حیا کا تقاضا:

حیا کا تقاضا ہے کہ انسان منہ کو فحش باتوں سے پاک رکھے اور بے حیائی کے الفاظ منہ سے نہ نکالے۔ آپ نے فرمایا:

"حیا کا تعلق ایمان سے ہے اور ایمان والے جنت میں جائیں گے اور بے حیائی کا تعلق ظلم سے ہے اور ظالم جہنم میں جائیں گے۔"

• حیا کے مراتب:

بعض حکماء نے حیا کے تین مراتب بتائے ہیں:

1. احکام و اوامر الٰہی کی پابندی اور اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے اجتناب کرنا۔
2. لوگوں کی ایذا رسانی سے باز رہنا۔
3. انسان کا تنہائی میں اپنے آپ سے حیا کرنا اور اللہ کو حاضر سمجھ کر گناہوں سے بچنا۔

• حیا اور سیرت نبوی ﷺ:

آپ ﷺ اپنی زندگی میں حد درجہ حیادار تھے یہاں تک کہ حیا آپ ﷺ کی نمایاں خوبیوں میں سے ایک ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک پردہ نشین باحیا عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ آپ ﷺ فحش باتوں کا ذکر زبان سے نہ کرتے بلکہ چہرہ ہی آپ ﷺ کی قلبی کیفیت کی عکاسی کر دیتا تھا۔ آپ ﷺ کی زندگی سے روشنی حاصل کرتے ہوئے ہمیں بھی حیادار ہونا چاہیے۔